اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

قصیدہ بردہ شریف

مترجم



مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی

قصیدہ بُردہ شریف

از حضرت امام شرف الدین محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ

فارسی ترجمہ از حضرت ملا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

اُردو ترجمہ از محمد فیاض الدین نظامی بہزاد دکن

ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق اکتوبر ۱۹۵۷ء

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی

اپنے پیر   اپنے مرشد   اپنے گرو

امام المشائخ حضرت خواجہ حسن نظامی دہلویؒ کی

روح مبارک کی نذر

محمد فیاض الدین بہزادِ دکن نظامی

پیش لفظ

از برادرم خواجہ حسن ثانی نظامی صاحب

انسان مٹی کا ایک پتلا اور خاک کا ایک تودہ ہے جس کو ازل کے دن گمنامی کے پردہ سے روح کی چنگاری نے جگایا۔ یہ چنگاری بھی نہیں معلوم کب تک کثافت کے ڈھیر میں چھپی رہتی اور انسان پر ظلمتوں کے پردے پڑے رہتے اگر ایک غیر معین نور ساری فضا کو روشن نہ کر دیتا اور کچھ ایسے لوگ نہ آتے جنہوں نے کثافتوں کو ہٹا کر ازلی شرار کو شعلۂ جوالہ بنا دیا۔

حضور محمدؐ (ان پر ہماری روحیں فدا ہو جائیں) صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دلوں کے چراغ جلائے اور ان میں ایسا سوز پیدا کیا جس کو ہم فخر کے ساتھ اپنے مالک کے قدموں میں پیش کر سکیں گے۔ جب ہم اپنے آقا اور اپنے پیشوا کے احسانات کا تصور کرتے ہیں تو جذبات کے جوش میں ہماری زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور ہماری روحیں عقیدت کے گیت گاتی ہیں۔ کسی نے کہا تھا ۔

گرو گوبند دونوں کھڑے کا کے لاگوں پائے

بلہاری گرو آپنے جانے گوبند دیو بتائے

"میرے سامنے خدا اور گرو دونوں موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے کس کے پاؤں پڑوں؟ مجھے تو اپنے گرو پر سے واری جانا چاہیئے جنہوں نے مجھے گوبند کا پتہ بتا دیا"۔

ہر مسلمان کو اپنے آقا محمدؐ سے محبت ہے لیکن برادر محترم فیاض الدین صاحب بہزاد دکن نظامی کا

شمار عاشقوں میں ہے۔ اُن کی روح اپنے مرشد اعظمؐ پر سے دیوانہ وار نثار ہونا چاہتی ہے۔
کیونکہ اُنہوں نے ہمیں اللہ کا پتہ بتایا تھا۔ اور کس انداز سے بتایا تھا اسے سب
جانتے ہیں۔ اللہ سے محمدؐ کے برابر کسی نے محبت نہ کی ہوگی۔ اور کسی پیغمبر کی اُمت کو
اپنے نبی سے ایسا عشق نہ ہوا ہوگا جیسا محمدؐ سے محمدؐ والوں کو ہے۔

بیشمار زبانوں کے نظم و نثر جمالِ محمدیؐ کے ممنونِ احسان ہیں جسکی بدولت ان کو ادبی
دولتوں سے مالا مال کیا گیا۔ قصیدۂ بردۂ شریف بھی انہی کی شانِ مقدس میں ہے جس کا خود خدا
شیدا ہے یہ قصیدہ عوام و خواص میں بیحد مقبول ہے اور ایک بڑے بزرگ حضرت امام
شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔ اسکی خوبی اور مقبولیت کا اندازہ اس سے
کیا جا سکتا ہے کہ اسکے مصنف نے خواب میں حضور اقدس کو یہ قصیدہ سُنایا اور آنحضرت صلعم نے
اُسے پسند فرمایا۔ "وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے"۔ قصیدۂ بردہ شریف عربی میں ہے۔

مُلا جامی رحمۃ اللہ نے اسکا ترجمہ فارسی میں کیا تھا۔ اور اب اُنکے فارسی ترجمہ کے ساتھ
بہزاد دکن نظامی کا اُردو ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ بہزاد دکن نظامی کا سب سے بڑا تعارف تو یہ ہے
کہ وہ عاشقِ رسول ہیں۔ دوسرا تعارف یہ کہ اُن کا عشق حضرت موسیٰ کے زمانے کے چرواہے کا عشق
نہیں ہے۔ وہ آرٹسٹ ہیں ہندوستان کے مایۂ ناز آرکیٹکٹ اور ٹاؤن پلانر۔ جنکے جذبِ اندروں
کی نمائش موئے قلم کی گردش سے مسلسل ہوتی رہتی ہے لیکن یہاں آکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عاشق
آرٹسٹ ہو یا چرواہا، جب وہ عشق کی وادی میں قدم رکھتا ہے تو قاعدے قانون کی کتاب بند ہوجاتی ہے
موئے قلم اپنی مرضی کا تابع نہیں رہتا اور چاک دامانی میں سب برابر ہوجاتے ہیں! اللہ تعالیٰ ہم سب کو
بہزاد دکن کا سا عشق عطا فرمائے + آمین

حسن ثانی نظامی
حجرۂ قدم سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرضِ مترجم

الحمدللہ کہ اللہ پاک نے میری ایک دیرینہ دلی تمنا کو پورا کیا اور اس مبارک قصیدہ کا منظوم ترجمہ مکمل ہوا۔ نہ میں شاعر ہوں نہ عربی زبان اور اردو زبان کا ماہر۔ البتہ سرکارِ دوعالم کی نعت کی والہانہ عقیدت اور اس قصیدہ کی محبت اور بقول حضرت جامی علیہ الرحمۃ "غلام غلامانِ آلِ محمدؐ" کے طفیل یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ دورانِ ترجمہ میں نے متعدد فارسی اور اردو ترجموں سے استفادہ کیا ہے۔ مثلاً فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمۃ، اور اردو ترجمہ شمیمہ وردہ از مولوی محمد اسداللہ حسین قادری حیدر آبادی، عطر الوردہ فی شرح البردہ از مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی، ترجمہ قصیدۂ بردہ از پیرزادہ مولوی محمد حسین خاں صاحب کشمیری، شرح قصیدہ بردہ از مولوی عبدالخالق خاں صاحب افغانی۔ جزاکم اللہ خیراً۔ میرے اردو ترجمے کے ساتھ عاشق رسول اکرمؐ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ بھی بطورِ تبرک شریک کر دیا گیا ہے تاکہ وہ بھی جو آج کل مفقود ہوتا جا رہا ہے فی زمانہ محفوظ ہو جائے۔ اور قارئین کو عربی کے ساتھ فارسی اور اردو دونوں زبانوں کا لطف اٹھانے کا موقع ملے۔

مجھے پہلی مرتبہ اس قصیدہ شریف کو اپنے بچپن میں محترمی حبیب الکاف مرحوم و مغفور کی جماعت سے مولوی قاری نظام الدین صاحب کے پاس جو میرے رشتے کے دادا ہوتے تھے سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ حضرت حبیب الکاف مرحوم کے پڑھنے کا ایسا مؤثر اور خاص انداز تھا جیسے ایک عاشق رسولؐ ہی کا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسی وقت سے مجھے اس مبارک قصیدے سے دلی محبت ہو گئی۔ اور الحمدللہ آج تک باقی ہے۔ آج کل ان کے چھوٹے

صاحبزادے مولوی حبیب جعفر صاحب بھی اپنی جماعت کے ساتھ بالکل اپنے والد ماجد ہی کے انداز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد دکن میں اُن کی جماعت نہایت مقبول ہے۔ علاوہ ہندوستان کے یہ قصیدہ تمام ممالک اسلامیہ میں بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے پڑھنے اور حفظ کرنے کو باعثِ برکت تصور کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس قصیدے کے بزرگ مصنف حضرت امام ابوعبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد بن محسن البوصیری الدلاصی رحمۃ اللہ نے بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزرانا تھا اور شرفِ قبولیت حاصل کیا، اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ اسی احترام اور خلوص سے پڑھا اور سنا جائیگا، اور عاشقانِ رسولِ اقدس اس سے اپنی روح کی تسکین حاصل کرتے رہیں گے۔

اِس قصیدہ کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ ساتویں صدی ہجری (عہدِ مملوکی) کے ایک نہایت مشہور بلند پایہ عرب شاعر رہ چکے ہیں آپ بمقام ابوصیر (بوصیر) بتاریخ یکم شوال ۶۰۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے آپ کو البوصیری کہا جاتا ہے۔ حضرت امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق آپ بمقام دلاص پیدا ہوئے اور یہی وجہ الدلاصی بھی کہتے ہیں۔ البوصیری اور الدلاصی کہلائے جانے کے متعلق ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والدین میں سے ایک کا تعلق بوصیر سے اور دوسرے کا دلاص سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو البوصیری اور الدلاصی دونوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کے واقعات تاریکی میں ہیں۔ اس سلسلے میں بہت کم معلومات حاصل ہو سکیں۔ اگر آپ قصیدہ بردہ شریف کے مصنف نہ ہوتے تو شاید بالکل گمنام ہو جاتے۔ بہرحال بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اوائل عمر کے تقریباً دس سال بیت المقدس میں گذارے اور پھر مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اس کے بعد تقریباً ۱۳ سال بحیثیت معلم قرآن کریم مکہ معظمہ میں بسر کئے۔ بعد ازاں سرکاری ملازمت کے سلسلے میں بلبیس میں مقیم ہوئے اور بالآخر حاجی خلیفہ کی روایت کے مطابق ۶۹۴ھ میں اور امام سیوطیؒ کی روایت کے مطابق ۶۹۵ھ اور مقریزی اور ابن شاکر کی روایت کے مطابق ۶۹۶ھ میں بمقام اسکندریہ آپ نے وفات پائی اور

بمقام فسطاط حضرت امام شافعیؒ کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔

آپ فنِ خطاطی کے بڑے ماہر تھے، کتابوں کی نقل کرکے اپنی روزی پیدا کیا کرتے تھے۔ شعروادب میں بلند مرتبہ حاصل کیا۔ اور مشہور صوفی وقت ابو العباس احمد المرسی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور ان کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ فن حدیث میں کافی عبور تھا اور زبردست ماہر سمجھے جاتے تھے۔ آپ نے کئی قصائد اور نظمیں لکھیں۔ ان سب میں قصیدہ ہمزہ کے علاوہ زیادہ مشہور اور مقبول قصیدہ:

اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّیَّۃُ فِیْ مَدْحِ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ

ہے جو قصیدہ بردہ شریف کے نام گرامی سے موسوم و مشہور ہے۔ جس کی متعدد شرحیں عربی، فارسی، اُردو، لاطینی اور فرانسیسی زبانوں میں لکھی جا چکی ہیں جس کا لاطینی ترجمہ

Carmen Mysticum Borda Dictum.

ڈاکٹر محمد راحت اللہ خاں مرحوم مہتمم کتب خانہ اسٹیٹ لائبریری نے از راہ مہربانی مجھے دکھایا تھا۔ یہ قصیدہ نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں بھی بہت مشہور ہے۔ اس قصیدہ کو میں نے ۱۹۵۶ء میں مسجد نبوی کی چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخط لکھا ہوا دیکھا ہے۔ اس سے اس قصیدہ کی مقبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ قصیدہ اپنی ادبی لطافتوں اور نزاکتوں اور سلاست و روانی کے قطع نظر خاص خصوصیات اور بڑے ہی فیوض و برکات کا حامل ہے اور جن حالات میں یہ قصیدہ شریف لکھا گیا اس کی وجہ سے اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اس قصیدے کی وجہ تصنیف کے متعلق خود حضرت امام بوصیریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ میرا نصف جسم بالکل بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ بہتیرا علاج کروایا لیکن کسی علاج سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا انتہائی مایوسی کی حالت میں مَیں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلعم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے توسط سے بارگاہِ ربّ العزت میں صحت کے لئے دعا کروں۔ اللہ جل شانہٗ نے میرے اس ارادے کو پورا فرمایا اور میری

دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ میں نے قصیدہ لکھنا شروع کیا۔ قصیدے کے ختم پر مجھے نیند آگئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلعم تشریف فرما ہیں۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک کو میرے جسم پر پھیرا اور میری چادر اس پر ڈال دی۔ معاً مجھے صحت ہوگئی۔ میں نیند سے چونکا اور اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حرکت کرنے کے قابل پایا۔ صبح جب میں باہر نکلا تو میری ایک درویش سے ملاقات ہوئی جو میرے لئے اجنبی تھا۔ اور اُس نے مجھ سے وہ قصیدہ سنانے کی خواہش کی جس میں مَیں نے نبی کریم صلعم کی مدح کی ہے حالانکہ میرے اس قصیدہ کا ابھی کسی کو علم نہیں ہوا تھا۔ مَیں نے اس بزرگ درویش سے دریافت کیا کون سا مدحیہ قصیدہ سننا چاہتے ہو۔ کہنے لگا وہ قصیدہ جس کی ابتدا اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ سے ہوتی ہے۔ پھر وہ کہنے لگا بخدا کل شب مَیں نے تمہیں اس قصیدے کو رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پڑھتے سنا ہے۔ مَیں نے یہ قصیدہ اس کے حوالے کردیا۔ لوگوں میں اس واقعہ کا بڑا چرچا ہوا۔ حتیٰ کہ وزیرِ وقت الصاحب بہاء الدین کو بھی اس کی اطلاع ملی۔ وہ اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے اس قصیدے کو نقل کروایا اور یہ عہد کیا کہ وہ ہمیشہ اس قصیدہ کو اسی حالت میں سنے گا کہ وہ کھڑا ہوا ہو، پیر برہنہ ہو اور سر ڈھکا ہوا ہو۔ چنانچہ وہ اس قصیدہ کو اسی حالت میں بکثرت سنا کرتا تھا۔ وہ اور اس کا خاندان ہمیشہ اس قصیدہ کی بدولت دینی اور دنیوی فیوض و برکات سے مستفید ہوتے رہے۔

۱۹۶۰ء میں دوسری مرتبہ جب کہ میں حرمین الشریفین میں حج و زیارت کی غرض سے حاضر ہوا تھا تو الحمد للہ مجھے بھی اپنے اردو ترجمے کو بارگاہِ نبوی میں شروع سے آخر تک گزراننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خدا کرے کہ میرے اس ترجمے کو سرکار کے دربار سے شرفِ قبولیت عطا ہو اور یہ بھی عربی اور فارسی کی طرح برکتوں کا حامل ہو جائے۔ آمین

مجھے یقین ہے کہ اس اردو ترجمے کو پڑھنے والے بھی انشاء اللہ فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوں گے۔
مصنف قصیدہ بردہ کے حالات جمع کرنے کے سلسلے میں میرے مرحوم دوست ڈاکٹر محمد احمد اللہ خاں

سابق مہتمم کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن نے میری مدد فرمائی تھی۔ اللہ پاک انہیں جنت نصیب کرے۔ محترمہ محمدی بیگم صاحبہ (بیگم جمیل حسین مرحوم) کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے ازراہِ مہربانی ترجمے کی تصحیح فرمائی۔ میرے مخلص دوست پروفیسر خواجہ حمید الدین صاحب شاہد نے فارسی ترجمے کا اصل کتاب سے مقابلہ اور تصحیح کرنے میں بڑی زحمت اٹھائی۔ نیز کتابت اور عکسی بلاکوں کے پروفوں کی اصلاح کر کے اسے طباعت کے قابل بنایا۔ میں ان کا خلوصِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

الحمرا۔ بنجارہ ہل، حیدرآباد دکن
ربیع الاوّل ۱۳۷۷ھ

محمد فیاض الدین نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدہ بردہ شریف

بدو منظوم تراجم (اردو فارسی)

فارسی ترجمہ	اردو ترجمہ
از مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ	از محمد فیاض الدین نظامی

۱

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمِ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

کیا تمہیں یاد آگئے ہمسایگانِ ذی سلم
خون کے آنسو جو آنکھوں سے رواں ہیں دمبدم

اے زیادِ صحبت یارانت اندر ذی سلم
اشکِ چشم آمیختی با خون رواں گشتہ بہم

۲

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ

أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ

یا صبا لائی ہے سمتِ کاظمہ سے اک پیام
یا ہوا بجلی سے روشن رات میں کوہ اضم

یا مگر از کاظمہ بادے وزید از کوئے دوست
یا مگر در نیم شب برقے جہید از اضم

٣

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا

وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

کیا ہوا آنکھوں کو تیری رو رہی ہیں زار زار — کیا ہوا دل کو ترے کیوں اس قدر کھاتا ہے غم

چیست چشمت را چو گوئی اشک کم گریاں شود — چیست دل را گوئی بہوش آ شیفتہ گردد ز غم

٤

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

ہے عبث تیرا گماں چھپتا نہیں ہے راز عشق — اس کو افشا کر رہے ہیں سوز دل اور چشم نم

اے تو پنداری کہ عشق عاشقاں پنہاں شود — باوجود آتش دل سوز و آب چشم نم

٥

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ

وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

یوں نہ ویرانوں پہ روتا گر نہ ہوتا سوز عشق — مضطرب کرتے نہ تجھ کو قصۂ بان و علم

گر نبودے عشق اشکت بر طلل کے ریختی — کے بدی بے خواب چشمت از غم بان و علم

٦

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

عشق سے انکار کرنا تیرا ممکن ہی نہیں — ہیں گواہ معتبر صورت تری اور چشم نم

چوں کنی انکار عشقش چوں گواہی میدہند — بر تو اشک چشم دیگر زردی روے سقم

۷

وَأَثْبَتَ الوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَضَنًى

مِثْلَ البَهَارِ عَلَى خَدَّيْكَ وَالعَنَمِ

خط اشک اور لاغری نے عشق ثابت کر دیا ۔۔ زرد گل کی طرح رخساروں پہ مانند عنم

عشق ثابت کرد بر تو خط اشک و لاغری ۔۔ چوں بہار زرد و سرخی شاخ عنم

۸

نَعَمْ سَرَى طَيْفُ مَنْ أَهْوَى فَأَرَّقَنِي

وَالحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالأَلَمِ

ہاں خیال یار نے مجھ کو جگایا رات بھر ۔۔ لذتوں کو کر دیا ہے عشق نے رنج و الم

چوں خیال دلبرم آمد مرا بے خواب کرد ۔۔ عشق آرد در میان خرمی رنج و الم

۹

يَا لَائِمِي فِي الهَوَى العُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

مِنِّي إِلَيْكَ وَلَوْ أَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

ناصحا تو عشق میں کر معذرت میری قبول ۔۔ ہے اگر انصاف تجھ میں کر نہ مجھ پر کچھ ستم

اے کہ در عشقم ملامت می کنی معذور دار ۔۔ گر ترا انصاف باشد عذر آری از کرم

۱۰

عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

عَنِ الوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اب تو واقف ہو چکے اغیار بھی مجھ سے ہوا ۔۔ درد میرا ہو نہیں سکتا کبھی مجھ سے کم

حال من از تو گذشتہ سر من از جہاں ۔۔ نیست پنہاں درد من از اہل گشتہ از دو لم

۱۱

مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ أَسْمَعُهٗ

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

تھی نصیحت خوب لیکن اسکو سنتا کس طرح — ناصحا عاشق کے حق میں ہے سماعت کالعدم

تو نصیحت می کنی نیکو و من می نشنوم — عاشقاں باشند دائم از ملامت در صمم

۱۲

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

کی ضعیفی نے نصیحت میں نے جھٹلایا اسے — گو نصیحت میں بڑھاپا ہے مبرا از تہم

شیب پندم داد و من بردم گمان بد برو — ورچہ شیب اندر نصیحتے ور باشد از تہم

۱۳

فَإِنَّ أَمَّارَتِيْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

نفس امارہ نے لیکن جہل سے مانا نہیں — گرچہ پیری کی نصیحت تھی نہایت محترم

نفس فرماں دہ بہ بدہا میکند و نیم خراب — وز جہالت پند نپذیرد ز پیری و ہرم

۱۴

وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اسکی مہمانی نہ کی کچھ میں نے کارِ خیر سے — آئی جب مہمان پیری سر پہ میرے ایک دم

ہم نکرد او کار نیکو بہر مہمانی او — بر سرم آمد فرود از من نگشتہ محتشم

۱۵

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

کاش میں پہچانتا توقیر اس مہمان کی — پس چھپا لیتا سفیدی سر کی از رنگِ کتم
گر بدانستم کہ مہماں را نمی دارم عزیز — کردمے تغییر اسفیدیِ مویم از کتم

۱۶

مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو نفسِ سرکش کو مرے یوں پھیر دے — رکتے ہیں جیسے گھوڑوں کی لگاموں سے ہم
نفسِ سرکش را زبے راہی کہ می آرد براہ — چوں لگامے اسپِ سرکش آورد از راہ ہم

۱۷

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہش گناہوں سے نہیں ہوتی ہے دور — جس طرح جوع البقر میں پر نہیں ہوتا شکم
پس مجو بر فعلِ عصیاں کسرِ شہوتہائے نفس — زانکہ قوت میدہد شہوت طعام اندر شکم

۱۸

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس کی ہیں عادتیں مانندِ طفلِ شیر خوار — دودھ پیتا جائے گا جب تک نہ چھڑا دیں گے ہم
نفس چوں طفل ست گر شیرش دہی ہم می خورد — ورنہ شیرش باز داری او نہ خواہد ہیچ دم

۱۹

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ

إِنَّ الْهَوَىٰ مَا تَوَلَّىٰ يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

خواہشوں کو روک ہرگز نفس کا تابع نہ ہو ۔۔۔ ختم کردے یا نہ تجھکو عیب و الاکم سی کم

باز گیرش از ہوا بر خود ہوا حاکم مکن ۔۔۔ چوں ہوا حاکم شود و نیست لبشد یا کشتکم

۲۰

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ

وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَىٰ فَلَا تُسِمِ

باز رکھ حسن عمل کو لذتِ تشہیر سے ۔۔۔ اس چراگاہِ ہوس سے دور رکھ اپنا قدم

نفس را مقہور کن چوں در عمل جولاں کنی ۔۔۔ ور بچیزے انس گیرد باز دارش از ستم

۲۱

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

لذتیں چکنی غذا کی زہرِ قاتل تھیں مگر ۔۔۔ کھانے والے نے نہ جانا اسمیں پوشیدہ ہے سم

لذتے کاں با مضرت باشد آراید بخلق ۔۔۔ آنچناں کو در نیابد ایں کہ زہر اندر دسم

۲۲

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

مکر سے کر خوف انکے شکم سیری ہو کر بھوک ۔۔۔ آفتیں خالی شکم کی کچھ نہیں سیری سے کم

تو بترس از حیلہ ہائے نفس چوں از جوع و شبع ۔۔۔ گاہ باشد گرسنگی بدتر ز سیری و تخم

۲۳

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

ان گناہوں میں جو آنکھوں میں بسے ہیں رو رو کر — منفعل ہو کر بہا اشکِ ندامت دمبدم

پس بہا از دیدگاں اشکت کہ چشمت پر شد — از محارم پس ملازم شو بدرگاہ ندم

۲۴

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

وَإِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس و شیطاں کا مخالف بن نہ مان ان کا کہا — انکی سچی بھی نصیحت جھوٹ ہے کیا کچھ ہے کم

برخلافِ نفس و شیطان باش فرمانش مبر — در نصیحت میکنندت قولِ شاں را متہم

۲۵

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تو نہ کر ان کی اطاعت ہوں یہ حاکم یا عدو — جانتا ہے خوب تو مکرِ عدو مکرِ حکم

ترک کن فرمانِ ایشاں خصم باشند یا حکم — زانکہ میدانی تو مکرِ خصم و ہم مکرِ حکم

۲۶

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

توبہ کرتا ہوں میں قولِ بے عمل کے واسطے — بانجھ عورت سے امید اولاد کی رکھتے ہیں ہم

می کنم استغفر اللہ از کلامِ بے عمل — بچہ میخواہم از آں زن کو بود صاحب عُقم

۲۷

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

کی نصیحت دوسروں کو اور ہیں خود بے عمل — ہو نصیحت کا اثر کیا بے عمل جب خود ہیں ہم
امر کردم من بخیرت خود نکردم ہیچ چیز — راستی ورزیں نکردم پس چہ سود از گفتنم

۲۸

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

اِک نفل کا بھی نہیں ہے زادِ راہ آخرت — جز نمازِ فرض و روزہ کچھ نہیں رکھتے ہیں ہم
توشہ ہرگز نہ کردم بہر زادِ آخرت — وز نماز و روزہ جز فرضی نیامد در تنم

۲۹

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

اس نبیؐ کی پاک سنت پر کیا میں نے ستم — تھا قیامِ شب سے جن کے پائے نازک پر ورم
من ستم کردم بسے بر سنتِ خیر الرسل — آنکہ از احیائے شبہا پائے وے کردے ورم

۳۰

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

بھوک کی شدت کے باعث اور فاقوں کے سبب — اپنے پتھر سے باندھا نازپروردہ شکم
سنگ بستے بر شکم آں نازنیں از گشنگی — صرف کردے در رہِ حق جملہ دینار و درم

٣١

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهِ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بن کے سونے کے پہاڑ آئے کہ مائل ہوں حضور — کچھ توجہ تک نہ کی، تھے آپ وہ عالی ہمم
کوہ از زر کرد خود را عرض تا گردد قبول — روئے گرداند ازاں زر مصطفیٰ از غیرِ شمم

٣٢

وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ
إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ

ایسی حاجت پر بھی تقویٰ کو کیا مضبوط تر — سچ ہے حاجت غالب آسکتی نہیں اوپر عصم
با ضرورتہا کہ بودش میل بر دنیا نکرد — از ضرورت خستہ نبود آنکہ دور است از جرم

٣٣

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کیا کرے مائل ضرورت انکو دنیا کی طرف — گر نہ ہوتے آپ تو دنیا بھی ہوتی کالعدم
چوں تواند خواند بر دنیا ضرورت آنکہ گر — نامدے دنیا گہے بیروں نگشتے از عدم

٣٤

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

یا محمد دو جہاں کے آپ ہی سردار ہیں — شاہِ جن و انس بھی اور بہتر عرب و عجم
آں محمد سیدِ کونین فخرِ انس و جاں — بہترِ اہلِ دو عالم بہتر عرب و عجم

٣٥

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی پیمبر ہیں نہیں اُن کا جواب
 ہیں نہایت صاف گو وہ قول لا ہو یا نعم

آمر و ناہی پیمبر آں رسولِ راست گو
 راست گو تر زو نہ بُد در قولِ لا و در نعم

٣٦

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب ایسے ہیں جن کی ہے شفاعت کی امید
 وقت ہول و خوف میں پیش آئینگے جب رنج و غم

آں حبیبے کو بود اُمید گاہِ مردماں
 در شفاعت نزد سختیہائے پیچیدہ بہم

٣٧

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

دعوتِ حق آپ نے دی اور کیا جس نے قبول
 ایسی رسّی اُس نے پکڑی جو نہ ہو گی منفصم

مر ورا خواند سوئے حق و ہر کہ در وے دست زد
 دست زد در حبلِ محکم کاں بریدہ نشد ندم

٣٨

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے خَلق میں اور خُلق میں
 انبیا میں سب سے اکمل آپ کا علم و کرم

بہترِ پیغمبراں در خَلق و در خُلق آمدہ
 کس چو او نامد نہ در علم و نہ در وصفِ کرم

۳۹

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

انبیاء سب ملتمس ہیں تاکہ مل جائے انہیں — ایک چلو بحر سے یا قطرہ از ابرِ کرم

ملتمس از وے ہمہ از انبیاء وازرسل — یک کف از دریائے علم و شربتے ز ابرِ کرم

۴۰

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ

مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

اپنے حدِ مرتبہ پر سب کھڑے ہیں روبرو — جیسے نقطہ حرف میں اعراب لفظوں میں ہم

نزدِ او استادہ جملہ ہر کسے در حدِ خویش — نقطۂ از علم دارد یا نصیبے از حِکم

۴۱

فَهْوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صورت و سیرت میں ہیں سرکارِ عالی مرتبت — اسلئے اُن کو کیا حق نے حبیبِ محترم

از خلائق او بود در صورت و معنی تمام — برگزیدش در محبت خالقِ روح و نسم

۴۲

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی عالم میں نہیں اُن کا محاسن میں شریک — حسن میں جوہر ہے اُس کا فردِ کل لاینقسم

او منزہ از شریک اندر محاسن آمدہ — جوہرِ حسنِ محمدؐ پارہ نامد در قسم

۴۳

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

جو نصاریٰ نے کہا عیسیٰ کے حق میں تو نہ کہہ　　اور جو ممکن ہو کر مدحِ نبیِ محترم

آنچہ ترسایاں بگفتند در حقِ عیسیٰ مگو　　پس بگو در حقِ سیدؐ آنچہ خواہی از حکم

۴۴

وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

جو شرف ہو ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کر　　جتنی عظمت چاہیے کر شانِ والا میں رقم

نسبت اندر ذاتِ او کن ہر چہ خواہی از شرف　　نسبت اندر قدرِ او کن ہر چہ خواہی از عظم

۴۵

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

حد نہیں ہے کوئی حضرت کے کمال و فضل کی　　ہو بیاں کس منہ سے توصیفِ شہِ خیر الامم

فضل و جاہِ مصطفےٰ حدّے ندارد در کمال　　تا تواند کرد شخصے روشن آں را بیش و کم

۴۶

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا

اَحْيٰى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

ان کی عظمت کے مساوی معجزے ہوتے اگر　　نام انکا زندہ کرتے استخواں ہائے رمم

در خورِ قدرِ بزرگش گر نمودے معجزست　　یادِ نامش زندہ کردے استخواں ہائے رمم

۴۷

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ
حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِم

باز رکھا امتحاں سے جس سے عاجز فہم ہو — مہربانی کی نہ بھٹکے یوں شک و حیرت سے ہم
آنچہ او فرمود عقل از فہم آں عاجز نہ شد — بر صلاحِ ما حریص ست بے گمان و بے نہم

۴۸

اَعْیَی الْوَرٰی فَہْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْفَحِم

سرِ باطن کی حقیقت نے کیا خلقت کو دنگ — دور سے نزدیک سے ہر طرح ہے مجبور فہم
عاقلاں از فہم معنیٔ محمد عاجز اند — اہلِ عالم جملہ در وصفش کشیدستند دم

۴۹

کَالشَّمْسِ تَظْہَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِیْرَۃً وَّتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَم

وہ ہیں مثلِ شمس جو ظاہر ہو چھوٹا دور سے — اور آنکھیں قرب سے ہوتی ہیں خیرہ ایک دم
مثلِ خورشید ست حالش کو بود کوچک ز دور — در برابر چشمہاے مردم اندازد بہم

۵۰

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ
قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُم

اہلِ دنیا کس طرح اُن کی حقیقت پا سکیں — خوابِ غفلت میں ہیں گویا قوم خوابیدہ ہیں ہم
چوں بدانندش حقیقت اہلِ عالم چوں بود — مستِ خواب و دیدنش در خواب دائم مغتنم

۵۱

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

انتہائے علم کہتی ہے وہ ہیں خیر البشر — جملہ مخلوقات میں رکھتے ہیں وہ شانِ اہم
مبلغ معلومِ مردم آں کہ سید آدمی ست — بہترین مردماں باشد رسولِ محتشم

۵۲

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

جو رسولانِ جلیل القدر کے تھے معجزے — آپ ہی کے نور سے پایا تھا سب نے یہ کرم
ہر چہ آوردند مجموعِ رسل از معجزات — آں ز نورِ مصطفٰے آمد بایشاں لاجرم

۵۳

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

آفتابِ فضل ہیں وہ اور ستارے سب رسل — کرتے ہیں ظلمت میں ظاہر سب انوارِ کرم
او بود خورشیدِ فضل و دیگراں سیارگاں — روشنی سیارگان ظاہر کنند اندر ظُلَم

۵۴

حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

ہو گیا خورشید طالع اور ہوا روشن جہاں — آپ کے نورِ ہدایت سے ہوئیں زندہ اُمم
پیشوائے خلقِ عالم شد چو آمد در وجود — چوں عدم پوشیدہ شد از نورِ او جملہ اُمم

٥٥

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

کیا عظیم الخلق ہے صورت مزین خلق سے — حسنِ صورت مشتمل ہے خندہ روئی سے بہم

خلقِ پیغمبر نکو بر خلقِ خوش آراستہ — مشتمل بر حسن باشد بر بشارت متسم

٥٦

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

تازگی میں ہیں وہ غنچہ اور شرف میں مثلِ بدر — دہر ہیں ہمت میں اور بخشش میں دریائے کرم

چوں بہار از تازگی بد ہمچو بدر اندر شرف — ہمچو دریا در کرم چوں روزگار اندر ہمم

٥٧

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

ہیں جلال و رعب میں سرکارِ عالی بے نظیر — جیسے گرد و پیش رکھتا ہے کوئی فوج و حشم

گر کسے دیدیش تنہا خود ہمی پنداشتے — کز بزرگی اوست اندر لشکر و خیل و حشم

٥٨

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ہیں وہ دندانِ مبارک مثلِ موتی سیپ میں — معدنِ نطق و تبسم ہے وہ دہنِ محترم

درِ مکنوں در صدف دندانِ او بد گوئیا — وال دہن گویا کہ می افشاند مروارید ہم

۵۹

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

طُوبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

ہے وہ خوش قسمت جو سونگھے اور بوسہ لے اسے   بے بدل خوشبو ہے خاکِ تربتِ شاہِ امم

ہیچ بوئے خوش چو بوئے خوابگاہ او نبود   نیک بخت آنکس کہ بوئیدست و بوسیدست ہم

۶۰

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ہو گئیں ظاہر ولادت سے سب اُن کی خوبیاں   پاک اُن کی ابتدا بھی پاک اُن کا مختتم

وقتِ زادن پاکیِ ذاتِ شریفش شد پدید   پاک بودش مبتدا و پاک بودش مختتم

۶۱

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اہلِ فارس نے سنی جوں ہی ولادت کی خبر   ہو گئے وحشت زدہ اور چھا گیا کرب و الم

اہلِ فرس آں روز دانستند کایشاں را نمود   بعد ازیں درد و ملال و خواری و رنج و نقم

۶۲

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

محلِ کسریٰ گر پڑا اور پارہ پارہ ہو گیا   منتشر سب ہو گئے کسریٰ کے ساتھی ایکدم

طاقِ کسریٰ شد خراب و کنگرِ کسریٰ شکست   در شکست احوالِ کفار و دگر نامد بہم

٦٣

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتشِ فارس نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے — نہر بھی چشموں کو بھولی اندرِ اندوہ و غم

آتشِ گبراں بمرد از حزن و اندوہ و ملال — چشمۂ آبِ رواں شد خشک بہرِ سدم

٦٤

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

اہلِ ساوہ تھے پریشاں خشک چشمے دیکھ کر — لوٹتے تھے گھاٹ سے غصہ میں پیاسے پُر الم

ساوہ غمگیں شد چو گشتش آبِ دریاچہ خشک — تشنگاں زو باز گشتند جملگے در درد و غم

٦٥

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی پانی ہو گئی تھی آگ مارے رنج کے — اور پانی ہو گیا تھا آتشیں از سوز و غم

گویا بر جائے آتش آب بُد سرد و تر — از غم و بر جائے آب آتش بُدے سوزان و گرم

٦٦

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

کی شیاطیں نے فغاں انوار بھی چمکے وہاں — نورِ حق روشن ہوا الفاظ و معنی سے بہم

لشکرِ شیطاں فغاں کردہ ز اندوہ تمام — نورِ حق تاباں ز معنیٰ و کلم شد دمبدم

٦٧

عَمُوا وَصَمُّوا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اندھے اور بہرے تھے سنتے کس طرح خوشخبریاں — اور کیسے دیکھتے تخویف برق از رنج و غم

کور و کر گشتند نشنیدند بشارت از خدا — ہم ندیدند برقِ بیم از غایتِ رنج و الم

٦٨

مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بِأَنَّ دِينَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دی خبر اقوام کے سب کاہنوں نے اسطرح — دین سب باطل ہوئے اور ہو گئے سب کالعدم

پس ازاں کاخبار ایشاں کردہ بودند کاہناں — آنکہ دینِ شاں کژ است و نیست خواہد گشت ہم

٦٩

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوا فِي الْأُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

بعد ازاں یوں ٹوٹتے تاروں کو دیکھا چرخ پر — اور منہ کے بل گرے سب سرنگوں ہو کر صنم

دیدہ بودند ز آسماں آتش بزیر افتادہ بود — در زمیں ہم سرنگوں از خواری افتادہ صنم

٧٠

حَتَّى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

مِنَ الشَّيَاطِينِ يَقْفُو إِثْرَ مُنْهَزِمِ

بھاگتے تھے راستے سے وحی کے شیطاں یہاں — ایک پیچھے دوسرے کے سر پہ رکھا اپنا قدم

از طریقِ وحی دیواں جملہ آوارہ شدند — دل شکستہ از پئے ہم میرسیدند از ہزم

۷۱

كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ

أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

تھا وہ لشکر ابرہہ کا یا پراگندہ سی فوج — سنگریزے جن پہ پھینکے تھے پدرِ شاہِ امم

چوں دلیرانِ یمن بودند گویا در گریز — یا چو آں لشکر کہ از خاکِ کفش گشتند گم

۷۲

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

لے کے نام اللہ کا پھینکا جو کنکر آپ نے — حضرتِ یونس کو اُگلے جیسے ماہی کا شکم

او فگندہ از پئے تسبیح در دستِ رسل — مثلِ تسبیحے کہ یونس را بیفگند از شکم

۷۳

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً

تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

ہو کے مسجود آپ کی دعوت پہ اشجار آگئے — پیڑ سے چلتے ہوئے رکھتے نہ تھے گو وہ قدم

ہم درخت آمد بفرمانش بنزد سجدہ کرد — می دوید سوئے او دائم بساقِ بے قدم

۷۴

كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ

فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ

اِن درختوں نے لکیریں خوب کھینچیں اور لکھا — ڈالیوں سے اپنی وسطِ راہ میں با پیچ و خم

گویا خطے کہ کردند شاخہا بر ہر درخت — می نوشتندے خطِ نیکو عجب اندر رقم

٧٥

مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي

ابر کے مانند وہ سایہ فگن تھے آپ پر — تا بچائے گرم موسم کی حرارت سے بہم
ابر بودے بر سرش تا او برفتے ہر کجا — تا نگاہش داشت از گرمائے تابستان گرم

٧٦

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ
مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ

قلبِ پاکِ مصطفےٰ سے چاند کو نسبت ہے خاص — ماہِ منشق کی قسم کھاتا ہوں میں سچی قسم
می خورم سوگند بر ماہے کہ منشق شد ازو — نسبتے دارد ز قلبش زاں درست آمد قسم

٧٧

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِي

ہے قسم خیر و کرم کی جمع تھے جو غار میں — کیا نظر آتا نہیں کفار تھے سب کور چشم
جمع کردہ غارِ خیرات و کرامت ہا بسے — یا محمد چشم کافر گشت زیشاں کور ہم

٧٨

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

صدق اور صدیق اکبرؓ غار ہی میں تھے چھپے — غار میں کوئی نہیں کفار کہتے تھے بہم
صدق و صدیق اند در غار و کس ایشاں را ندید — کافراں گفتند کس اینجا نہ باشد منکتم

۷۹

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

دیکھ کر انڈے کبوتر کے اُدھر مکڑی کا جال — تھا گماں کفار کو واں تو نہیں شاہِ اُمم

تخم بنہادہ کبوتر بُد بر لفبتِ عنکبوت — کافراں را شد گماں کا غار بناسودہ قسم

۸۰

وِقَايَةُ اللّٰهِ أَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ

مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِنَ الْأُطُمِ

کی حفاظت آپ کی ایسی خدا نے پاک نے — زِرہ اور قلعوں سے مستغنی ہوئے شاہِ اُمم

چوں خدا اورا ز مکرِ دشمناں محفوظ داشت — بر زرہ حاجت نبودش و بحصن قلعہ ہم

۸۱

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَاسْتَجَرْتُ بِهِ

إِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب زمانے نے ستایا میں نے لی اُنکی پناہ — جب ملی اُن کی مدد بس دُور تھا جور و ستم

رنج اگر دیدم ز دہر و خواستم از وے اماں — در جوارِ او خلوص از ہر بلائے یافتم

۸۲

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

دستِ اقدس سے طلب کی دین و دنیا جب کبھی — سرفرازی ہو گئی جب مل گیا دستِ کرم

ہر چہ کردم التماس از نعمتِ ہر دو سرا — یافتم بر وجہ بہتر از آنچہ خواستم

٨٣

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ

قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

اس وحی کا تو نہ منکر ہو جو آئے خواب میں — خواب میں بھی رکھتے تھے بیدار دل شاہِ امم

پس مکن انکارِ وحی از خوابِ پیغمبر از آنکہ — چشمش از در خواب رفتی دل بجستے بیدار ہم

٨٤

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

تھا وہ معراجِ نبوت کا زمانہ آپ کے — پس نہ کر انکار سچے خواب کا اے محترم

وحی در خواب اولِ پیغمبری بودے ورا — خواب او منکر نبود مثلِ خوابِ محتلم

٨٥

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

بارک اللہ کسی سے حاصل نہیں ہوتی وحی — اور نہ علمِ غیب پر ہرگز نبی ہے متہم

پس بزرگ ست آں خدا وحی از کسبی نبود — ہم رسولِ او نہ بُد بر علمِ غیبش متہم

٨٦

كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ

وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

جب چھوا دستِ مبارک ہو گئی کامل شفا — اور شفا پائی جنوں سے اکثروں نے از کرم

بس کساں را او شفا دادے بمالیدن بدست — وا رہانیدے بسے دیوانگاں را از لمم

٨٧

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

خشک سالی کی سفیدی ہو گئی کافور سب — اِک دعا نے آپ کی برسا دیا ابرِ کرم
دعوتِ او قحط و تنگی از جہاں برداشتہ — تا چو روز اسپید بودے در سیاہی و ستم

٨٨

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

ہو گئی کثرت سے بارش ندیاں بہنے لگیں — لوٹ دریا کی نظر آئی تھی سیلابِ عرم
بر دعائش آمدے باران و وادی پُر شدے — گوئیا دریا بُدے یا گوئیا سیلِ عرم

٨٩

دَعْنِىْ وَوَصْفِىْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلًا عَلٰى عَلَمِ

چھوڑ دے مجھکو بیاں کرنے نبی کے معجزات — جو ہے شب میں مثل مہمانی کی آگ اوپر علم
گوش کن تا معجزش گویم کہ آں روشن بود — ہمچو آتش در شبِ تاریک بر فرقِ علم

٩٠

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

موتیوں کا حسن ہوتا ہے دوبالا ہار میں — یا لڑی سے بھی جدا کر دو نہ ہو گی قدر کم
دُر اگر در رشتہ باشد حسنِ او زاید بود — ور نہ در رشتہ بود قدرش نگردد ہیچ کم

۹۱

فَمَا تَطَاوَلَ آمَالُ الْمَدِيْحِ إِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْأَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

اسلئے مداح ہیں توصیف میں عاجز تمام — فہم انساں سے ہیں باہر اُن کے اخلاق و شیم
ہرچہ کاں گوید مدیح مصطفیٰ بسیار نیست — کو منزّہ بد بہ خلق نیک و احسان شیم

۹۲

آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

ہیں کلام اللہ کی آیات جملہ لاجواب — ہے صفت اسکی قدیم اور ہے وہ موصوفِ قدم
آیہائے حق کہ از رحمٰن فرود آمد برتو — آں قدیم ست و بود وصفش موصوفِ قدم

۹۳

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَعَنْ إِرَمِ

ہر زمانے سے بری ہیں اور سناتی ہیں ہمیں — عاقبت کا حال بھی اور قصۂ عاد و ارم
مقترن نامد بوقتی دائمًا ثابت بداں — او خبر داد از معاد و حشر و زعاد و ارم

۹۴

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآن کا برتر رہے گا تا ابد — اسکے آگے معجزاتِ انبیاء ہیں کالعدم
نزد ما باقی بماند بہتر از ہر معجزات — معجزِ پیغمبراں باقی نماندہ در دائم

۹۵

مُحَكَّمَاتٌ كَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ

لِذِي شِقَاقٍ وَلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

ہیں وہ مستحکم مخالف کو نہیں اس میں جگہ   شبہ و شک کی، اسلئے ہیں وہ بجائے خود حکم

محکم ست آیات قرآن شبہہ کس را نماند   وز ہمہ الفاظ از و تاباں بود نور حکم

۹۶

مَا حُورِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

أَعْدَى الْأَعَادِي اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جس نے قرآں سے بغاوت کی وہ عاجز آگیا   کر دیا دشمن نے بھی آخر سر تسلیم خم

ہر کہ با قرآں بجنگ آمد باخر باز گشت   آنکہ دشمن تر بدے نزدش بیفگندے سلم

۹۷

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا

رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

سارے دعوے ہو گئے اسکی بلاغت سے غلط   جیسے ہوں محفوظ غیرت مند کے اہل حرم

از بلاغت دعوائے جملہ معارض کرد رد   چوں غیورے کو کند رد دست جانی از حرم

۹۸

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

ہیں معانی آیتوں کے مثل دریا موجزن   گوہر دریا سے برتر ان کا ہے حسن قیم

معنی بسیار ہمچوں موج دریا دارد آں   بہتر است از در دریا جملہ در حسن و قیم

۹۹

فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

ہوں عجائب ان کے بیحد و شمار ان کا کیا شمار
گو کرے تکرار پڑھ کر ہوگا نہ اس کا شوق کم

بس عجائب را ازاں و کس نہ تواند شمرد
ور بسے خواند بتکرار کس نہ شود شوق کم

۱۰۰

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ٹھنڈی آنکھیں ہو گئیں پڑھنے سے اس کے قاری کی کہا
تھام حبل اللہ کو ہے فتح تیری معتصم

چشم خوانندہ ازاں روشن شود من گفتمش
یافتی حبل خدا محکم بگیر اے معتصم

۱۰۱

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

آتش دوزخ کے ڈر سے تو اگر ان کو پڑھے
شعلہ نار جہنم اس سے ہو جائے گا کم

گر بخواند ترس آتش دوزخ کسی
سرد گردد گرمی آتش ازاں من عنہم

۱۰۲

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاءُوهُ كَالْحُمَمِ

ہیں وہ مثل حوض کوثر جس سے ہوتے ہیں سفید
عاصیوں کے چہرے جو دکھلائی دیں مثل حمم

آں چو حوضی داں کہ از وی روے خوانندہ سفید
گرچہ عاصی آمدست و رو سیہ چوں حمم

۱۰۳

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

اس ترازو عدل کی اور راستی کے اس صراط — ہے بغیر ان کے قیام انصاف کا بس کالعدم

ہمچو صراط ست آں و چوں میزان بود در راستی — راستی از غیر آنہا کس ندیدہ بیش و کم

۱۰۴

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تَجَاهُلًا وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

مت تعجب کر تو حاسد پر جو ہے انکار سے — ہے تجاہل اس کا گرچہ ہے وہ یکتا ذی فہم

گر حسود انکار آں کرد مدار آں را عجب — کو تجاہل کردہ ورنہ نیک کردست آں فہم

۱۰۵

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

روشنی سورج کی کیا دیکھے جو ہو آشوب چشم — ذائقہ کیا آب شیریں کا ملے جب ہو سقم

گر بود چشم از رمد منکر شود خورشید را — ہم دہن منکر شود طعم خوش آب از سقم

۱۰۶

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے خیر والا ترے دربار میں آتے ہیں سب — پا پیادہ اور سوار اشتران باد دم

اے بہین آنکہ مردم قصد درگاہش کنند — پا پیادہ یا بہ پشت اشتران باد دم

۱۰۷

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

معتبر کے واسطے ایں آیتِ کبریٰ حضور — اور ہے اک نعمتِ عظمیٰ برائے مغتنم
اے کہ ہستی آیتِ کبریٰ کہ باشد معتبر — اے کہ ہستی نعمتِ عظمیٰ کہ باشد مغتنم

۱۰۸

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

بدرِ کامل جس طرح سے رات میں کرتا ہے سیر — مکے سے اقصیٰ گئے معراج میں شاہِ امم
در شبے رفتے ز مکہ تا باقصائے شریف — چوں کہ ماہِ چار دہ گردد رواں اندر ظلم

۱۰۹

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

طے کیے سارے مدارج اور ملا ایسا مقام — بے پرے ادراک سے اور قابِ قوسین سے کم
بر شدی بالا گذشتہ قابِ قوسینت مقام — واں ندیدست و نہ بیند ہیچ کس در ہیچ دم

۱۱۰

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

مسجدِ اقصیٰ میں بن کر انبیاء کے پیشوا — آپ تھے مخدوم باقی انبیاء سب تھے خدم
انبیاء و مرسلینت پیشوا کردند در آں — ہمچو مخدومی کہ گردد پیشوا اندر خدم

١١١

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

طے کیا سات آسمانوں کا سفر با انبیاء　　آپ افواجِ ملائک میں تھے با شان و علم

ز آسمانہا بر گذشتی بر جمیعِ انبیاء　　در گروہے کاندر ایشاں تو بدی صاحب علم

١١٢

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَنِمِ

مرتبہ باقی نہ رکھا بڑھنے والوں کے لئے　　ہر بلند و پست پر تھا آپ کا فیضِ قدم

زینتے از قرب بہر ہیچ کس نگذاشتی　　جائے بالاتر بہشتی تو گرے را در قدم

١١٣

خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ

نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

کر دیئے پست آپ نے سب کے مدارج اور مقام　　جب ہوئے دعوتِ بلندی پر یگانہ با حشم

پست کردی پیشِ قربت ہر مقامِ اولیا　　چوں ترا برخواند بالا و نداں گشتی علم

١١٤

كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ

عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ

تاکہ ہوں اسرارِ پوشیدہ سے واقف بعدِ وصل　　حق نے ظاہر کر دیئے سب راز از فضل و کرم

تا مقامِ وصلِ پنہاں یافتی از چشمِ خلق　　سرِ پنہانی بدانستی ز اوصافِ قدم

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

غیرِ شرکت سب فضائل آپ میں موجود ہیں — طے کیا سب مرتبوں کو آپ نے بے مزدحم

جمع کردی ہر بزرگی کاں نبودہ مشترک — بر شدی از ہر مقامے کاں نبودی مزدحم

۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

ہیں عظیم الشان رتبے جو ملے سرکار کو — ہیں پرے ادراک سے جو کچھ ہوئے حاصل نعم

بس بزرگ ست آنچہ دادندت ز فضل و رتبت — بس عزیز ست آنچہ بخشیدت خداوند از نعم

۱۱۷

بُشْرَى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو یہ خوشخبری ہے اپنے واسطے — اک ستوں ایسا ملا مضبوط از فضل و کرم

مژدگانی باد مارا اے مسلماناں کہ ما — از عنایت ہست رکنی کاں بود دور انہدم

۱۱۸

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

جب کہ اُنکو حق نے خود خیر الرسل فرما دیا — طاعتِ حق کے سبب ہم ہو گئے خیر الامم

چوں خدا مارا بطاعت خواند بفرستاد او — بہترِ پیغمبراں گشتیم ما خیر الامم

١١٩

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ
كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

سن کے بعثت کی خبر تھرا گئے اعدا کے دل — شیر کی آواز سے جیسے ڈرے غافل غنم
دشمناں را دل بتر سانید اخبارِ رسول — ہمچو آوازے کہ ناگاہ برجہانید سے غنم

١٢٠

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

جنگ کے میدان میں کفّار کی حالت نہ پوچھ — جسم تھے نیزوں پہ ان کے جیسے کندوں پر لحم
چوں بجنگِ دشمناں رفتے بدے در جنگ گاہ — آں بدنہا بر سرِ نیزہ چو لحم اندر وضم

١٢١

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جنگ کی دہشت سے اُن کو بھاگنا منظور تھا — آرزو رکھتے تھے کھالیں چیل و گدھ ان کا لحم
آرزو شاں بد گریز و غبطہ بردندے بر آں — عضوہائے شاں پریدے بالعقاب و بارخم

١٢٢

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

ڈر کے مارے یوں گذر جاتی تھیں راتیں بیشمار — ہاں سوا اُن کے جن کے ہیں مہینے محترم
پس شبے بگذشت و آرا کس ندانستے عدد — در غزاہا چوں نبودی از شبِ ماہِ حرم

۱۲۳

كأنما الدين ضيف حل ساحتهم

بكل قرم إلى لحم العدا قرم

لشکرِ اسلام تھا مہمان اُن کے صحن میں — چاہتا تھا ہر نفس دل کھائے دشمن کا لحم

گوییا دیں بود مہمانے کہ او آمد فرود — بر سرِ آنکہ بُد مشتاق لحم و شحم

۱۲۴

يجر بحر خميس فوق سابحة

ترمي بموج من الأبطال ملتطم

تیز رو گھوڑوں پہ تھا وہ لشکرِ دریا مثال — جنگ کے میدان میں جس نے لگا دی دم بدم

میکشید آں بحرِ لشکر حملہ با اسپاں سوار — موج میزد از دلیرانے کہ در قتلند ہم

۱۲۵

من كل منتدب لله محتسب

يسطو بمستأصل للكفر مصطلم

ہر کوئی امید والے دعوتِ حق کے مرید — کفر کی بنیاد کو کرتے تھے اُکھاڑ کالعدم

جملہ از بہرِ خدا در کار بودند و غزا — بیخ کفر از بن بکندند و بہ تیغ تیز ستم

۱۲۶

حتى غدت ملة الإسلام وهي بهم

من بعد غربتها موصولة الرحم

دینِ حق یوں اُن کے دم سے آخرش ظاہر ہوا — مل گئے بچھڑے ہوئے تھے اور ہوگئی نصرت عظیم

تا قوی شد ملتِ اسلام از سعیِ ہمہ — دیں کہ اول بُد غریب و شد صلہ رحم

۱۲۷

مَكْفُولَةً اَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

جیسے رہا کرے کسی کو نیک شوہر اور پدر　　بیوگی کا اور یتیمی کا اسے پھر کیا ہو غم

چوں از ایشاں یافت بہتر شوہر و بہتر پدر　　زاں نہ شد در بیوگی و دم نماند اندر یتم

۱۲۸

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ

مَاذَا رَاٰی مِنْهُمْ فِیْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

تھے وہ مثل کوہ پوچھو دشمنوں سے ان کا حال　　کچھ اگر دیکھا ہے ان کو شامل جنگ و صدم

کوہ را مانند ازاں کہ در نبرد آمد برش　　تا بگوید آنچہ دید است از ایشاں در صدم

۱۲۹

فَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ اُحُدًا

فُصُوْلُ حَتْفٍ لَهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

پوچھ لو بدر و حنین و احد سے بھی ان کا حال　　موت کے تھے وہ ہر گز تھے وبا سے کچھ نہ کم

از حنین و بدر دیگر از احد می کن سوال　　تا بگویند فصل ہائے مرگ ادہی از وخم

۱۳۰

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

مِنَ الْعِدٰی كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

لال سپیدی سر دشمن سے بدل جاتی تھی جب　　کالے لمبے بال والے سر کو پہنچے کر زخم

سرخ گردد تیغ بحر دشمناں شمشیرہا　　چوں فرو شد در سیاہی ہر سر مو از لمم

۱۳۱

وَالْكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

وہ لکھا کرتے تھے نیزوں کے قلم سے حرف غلبہ   اور نہ چھوڑے دشمنوں کے جسم غیر منعجم
می نوشتند سے نیزہ خط سرخی بر بدن   حرف جسمے بے نقطہ ننوشتہ بودے از قلم

۱۳۲

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

گو مسلح تھے مگر رکھتے تھے سب سے کہ نشان   تھے سما، مثلِ گل، کھار مانند سلم
آں یکاں سنجاں رسیما شاں بریں ممتاز بد   گل برنگ و بوئے خود ممتاز گردد از سلم

۱۳۳

تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

اُن کی نصرت کی خبر بھیجے تو یہ سمجھے گا تو   مثلِ غنچوں کے غلافوں میں تھے وہ عالی ہمم
می رساند باد نصرت بر تو بوئے سعی شاں   چوں بہار اندر سرِ غنچہ بود ثابت قدم

۱۳۴

كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًى
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

تھے وہ گھوڑوں پر سوار ایسے کہ ٹیلوں پر درخت   زین کی پرواہ نہ تھی ان شہسواروں کو بہم
گر تیا بر پشتِ اسپاں چوں درختِ پشتہ گو   ز استواری بود در زین نہ ز کثرت ورنیم

۱۳۵

طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِ فَرَقًا

كَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

ہوش نہ تھے عدو کے سختیوں سے جنگ کی — فرق کر سکتے نہیں تھے آدمی ہے یا غنم

لرزہ بر دلہائے کفار اوفتاد از ترس شاں — چار پائے و آدمی نشناختند از ترس و غم

۱۳۶

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

ہو مدد جس کو رسولِ سیدِ لولاک کی — شیر بھی ان کو ملے جنگل میں گر مارے نہ دم

ہر کہ او را از رسول اللہ نصرت آمدہ — شیر اگر بروے رسد از ترس او آید بہم

۱۳۷

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمِ

دوست ان کا ہو نہیں سکتا ہے محروم مدد — اور ذلیل و خوار ہوگا دشمن شاہِ اُمم

دوستانش را نہ بینی غیر منصور و عزیز — ہم نہ بینی دشمنش جز خوار بگسستہ بہم

۱۳۸

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

اپنی ملت سے کیا محفوظ امت کو تمام — جس طرح جنگل میں رکھے شیر بچوں کو بہم

امتِ خود را نشاندہ در حصارِ ملتش — ہمچو شیرے کو بود با بچگاں اندر اجم

۱۳۹

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

بارہا قرآں نے دشمن کو نیچا کر دیا — اور دلیلوں نے بھی سر کو کر دیا دشمن کے خم
ہر کہ با قرآں بجنگ آمد بیفگندش بخاک — گفتگوئے منکر از برہان او گشت ست کم

۱۴۰

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

ہو کے اُمّی تھے وہ عالم، ہے یہ کافی معجزہ — جاہلیت اور یتیمی پر ادیب ذی حشم
ایں قدر از معجزہ کافی کہ پیش از وحی او — اُمّیِ پُر علم بود و پُر ہنر اندر یتیم

۱۴۱

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعت گوئی کی کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو — ہوں گناہیں عفو سارے از رہِ فضل و کرم
عمر بھر اشعار لکھے دُنیا داروں کے لئے — کی بہت تعریف بے جا اور خوشامد کچھ نہ کم
خدمتش کردم بمدحی تا بہ بخشندم گناہ — زانکہ عمرم صرف شد در گفتنِ شعر و خدم

۱۴۲

إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

ہے یہ ڈر دونوں نے ڈالا طوق گردن میں مرے — ہوں میں گویا اونٹ قربانی کا از قسمِ نعم
کردہ غل در گردنم عصیاں و می ترسم ازاں — گوئیا با شعر و خدمت مثلِ ہدیم از نعم

۱۴۳

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا

حَصَّلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

ہر دو حالت میں شکارِ مکرِ طفلی ہوا — کچھ نہ حاصل ہو سکا مجھ کو بجز جرم و ندم

بردہ ام فرمانِ غیِ کودکی در ہر دو حال — ہیچ ازاں حاصل ندارم جز گناہان و ندم

۱۴۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِي تِجَارَتِهَا

لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

حیف میرے نفس نے سودا کیا نقصان سے — یعنی عقبیٰ کے عوض دُنیا خریدا کر کے غم

پس زیانہا کہ نفس اندر تجارت یافتہ — کاں بدنیا دین نخرید و نگفتہ می بخرم

۱۴۵

وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

آخرت کو جس نے بیچا صرف دُنیا کے لئے — ہے بڑا نقصان اسکے حق میں یہ بیع و سلم

ہر کہ عقبیٰ را بدنیا می فروشد خاسر است — غبن او روشن شود البتہ در بیع و سلم

۱۴۶

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ

مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

ہوں تو عاصی پر نہیں ٹوٹا ہے پیماں آپ سے — دین کی رسی نہ ہوگی منقطع شاہِ امم

گر گنہ کردم بسے من عہد ناشکستہ ام — باہمہ حبلِ دینِ مصطفےٰ نبریدہ ام

١٤٧

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ہے شفاعت کی مجھے اُمید میرے نام سے ہے محمدؐ اس میں اور ہیں آپ مشفق محترم
عہد او دارم کہ نام من محمد کردہ اند کس وفا چوں او نکردہ در ہمہ عہد و ذمم

١٤٨

إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي آخِذًا بِيَدِي
فَضْلًا وَإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

حشر میں گر دستگیری کی نہ میری آپ نے پھر تو میری شومئ تقدیر سے پھسلا قدم
گر بفضلم در قیامت دستگیر و خرمم ورنگیرد وائے برمن چوں بلغزانم قدم

١٤٩

حَاشَاهُ أَنْ يُحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

ہے بعید از شان گر محروم مجھ کو کر دیا اور لوٹوں آپ کی شفقت سے غیر محترم
دور باد اگر کند نومید ہر امیدوار یا کہ از وے باز گردد جار غیرِ محترم

١٥٠

وَمُنْذُ أَلْزَمْتُ أَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزَمِ

وقف جب سے ہو گیا ہوں مدح میں سرکار کی پا لیا اپنی رہائی کا مددگار اتم
تا کہ من مشغول کردم فکر خود در مدحِ او بر خلاصِ خود ورا خوش یافتم من ملتزم

١٥١

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

آپ کے دستِ کرم سے پائیں گے محتاج فیض — جس طرح گلزار ٹیلوں کو کرے ابرِ کرم

دستِ درویش از غناہا نعمتش خالی نشد — زانکہ از باراں بروید گل بہ بالائے اکم

١٥٢

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

مجھ کو دولت کی نہیں خواہش کبھی مثلِ زہیر — جس نے حاصل کی تھی دولت بن کے مداحِ ہرم

من نمی خواہم متاعِ مالِ دنیا چوں زہیر — کو بچیدہ دست او چوں گفت او مدحِ ہرم

١٥٣

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے مکرم تر جہاں سے جز ترے میرا ہے کون — حادثاتِ عام میں جب گھیر لیں رنج و الم

اے گرامی تر ز خلقاں من ندارم ملجاء — جز تو چوں آید قیامت یا بود مرگِ تنم

١٥٤

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

کم نہ ہوگا آپ کا رتبہ شفاعت سے مری — جلوہ گر جب ہو باسمِ منتقم وہ ذی کرم

یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بمن — چوں کریم انتقام آرد باربابِ نقم

۱۵۵

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

[illegible]

۱۵۶

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

[illegible]

۱۵۷

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

[illegible]

۱۵۸

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

[illegible]

۱۵۹

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

لطف فرماؤ جہاں میں اپنے بندہ پر کریم — سختیوں میں ہے بہت بے صبر یا حیّ و علیم

لطف کن با بندۂ محروم و بے سامانِ خود — تا کہ صبرش از جنبش اگر شود از ازدحام

۱۶۰

وَأْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ

اور رحمت کو ترے ہے حکم تا برسائے وہ — تا ابد اپنے نبی پر رحمت و فضل و کرم

پس بعد بے کراں باران ابر رحمت — تا شود ریزاں و بارشاں از نعیم و از نعم

۱۶۱

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

آل پر اصحاب پر اور تابعینِ پاک پر — صاحبِ تقویٰ ہیں اور جو ہیں حلیم و ذی کرم

بعد ازاں بر آل و اصحاب کرام و تابعین — اہلِ علم و حلم و عقل و فضل و تقویٰ و کرم

۱۶۲

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا

وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک بادِ صبا چلتی ہے گلزار میں — اور اونٹوں کو طرب میں ساربان پر نغم

تا بجنباند صبا اندر چمن شاخ درخت — ور تندد ساربان را بندہ خوش نغم

تمت بالخیر


اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد

No. 223